صدقہ فطر

صاع نبوی

سوال :۔ صاع نبوی کے متعلق زید کہتا ہے کہ وہ پانچ رطل اور ثلث (تہائی) رطل کا ہے انگریزی حساب کے وزن سے ایک رطل نصف سیر ہے۔ اس حساب سے صاع کا وزن دو سیر ساڑھے گیارہ چھٹانک ہے لیکن مولوی عبدالغنی خانپوری ہوشیارپوری فرماتے ہیں کہ مولوی احمد اللہ صاحب دہلوی نے جو صاع مدینہ منورہ سے حاصل کیا ہے وہ سوا دو سیر کا ہے۔ نیز وہ مدینہ سے ایک "مُد" جو صاع کا چوتھائی ہے ساتھ لائے ہیں جن سے لائے ہیں وہ صاحب سند بھی لکھ دیتے ہیں۔ لہٰذا وہ صاع بالکل ٹھیک ہے۔

اس بارہ میں پوری تحقیق سے فیصلہ فرمائیں۔

مولوی عبدالرحیم فیروزپوری بحکم مولوی عبدالغنی

مہتمم مدرسہ خانپور۔ ۲۴ رمضان ۱۳۵۶ھ

جواب :۔ یہی مُد جو مولوی احمد اللہ صاحب لائے ہیں، مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی مرحوم کے وقت میں ایک صاحب لائے تھے۔ ہمراہ سند تھا۔ پانی سے اس کا اندازہ کیا گیا۔ تقریباً سوا دو سیر ہوا۔ اس وجہ سے مولانا عبدالجبار صاحب مرحوم بھی سوا دو سیر ہی کے قائل تھے۔ میرا اُس وقت طالب علمی کا زمانہ تھا اس لئے میرا بھی یہی اعتقاد ہو گیا۔ لیکن بعد کو جب علم پر حاوی ہوا تو یہ خیال تبدیل ہو گیا۔ جس کی دو وجہیں ہیں۔ ایک یہ کہ علوم الحدیث مقدمہ ابن صلاح جو اُصولِ حدیث میں اصل الاصول کتاب ہے اس کے صفحہ ۴ میں لکھا ہے کہ ائمہ محدثین کے بعد اسناد کے سلسلہ کا اعتبار نہیں۔ کیونکہ بُعدِ زمانہ کی وجہ سے روات میں شرائطِ صحت کا علم مشکل ہے اور ابن صلاح ۵۷۷ھ میں پیدا ہوئے اور ۶۴۳ھ میں وفات پائی ہے۔ جب چھٹی ساتویں صدی میں سلسلہ اسناد کا یہ حال ہے تو اب چودھویں صدی ہیں اس سے دوگنا بُعد ہو گیا ہے۔ اس وقت سلسلہ اسناد کے اعتماد پر مُد کا ہم کیا فیصلہ کر سکتے ہیں۔

دوسری وجہ یہ کہ امام شافعیؒ دوسری صدی کے امام ہیں جو بالکل سلف کے قریب زمانہ میں ہوئے ہیں وہ صاع مدنی کا اندازہ پانچ رطل اور تہائی رطل بتاتے ہیں۔ کیا ان کا اعتبار کریں یا آج کل کے اہل مدینہ کا؟ اس کے

علاوہ صاع کا اندازہ اگر پانی سے کیا جائے تو اس کا وزن اور ہے۔ اگر جَو سے کیا جائے تو اور ہے۔ گندم سے کیا جائے تو اور ہے۔ کھجور سے کیا جائے تو اور ہے بلکہ کھجور کا آپس میں ایک وزن نہیں۔ کیونکہ کھجوریں مختلف اقسام کی ہوتی ہیں۔ کوئی وزنی کوئی ہلکی۔ کوئی بڑی کوئی چھوٹی اس طرح اور جنسوں کا بھی فرق پڑ جاتا ہے۔ اس لئے امام شافعیؒ کے بتائے ہوئے وزن پر اعتماد کرنا عین احتیاط ہے۔ کیونکہ وہ بہت قریب کے زمانہ میں ہوئے ہیں اس وقت سلف کے دستور العمل میں چنداں تغیر نہیں آیا تھا جو بعد میں آگیا۔ پس قرین قیاس یہی ہے کہ انہوں نے صاع کا اندازہ اسی شئے سے کیا جس سے سلف کے زمانہ میں عام طور پر دستور تھا۔ پس احتیاط اسی میں ہے کہ صاع کا اندازہ پانچ رطل اور تہائی رطل قرار دیا جائے۔

عبداللہ امرتسری روپڑ

۲۰ رجب ۱۳۵۵ھ ۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۶ء

انگریزی حساب سے صاع کا اندازہ

سوال :۔ صاع میں بہت اختلاف رہتا ہے۔ عراقی حجازی کے علاوہ صرف حجازی کے قول میں بھی علماء کا مختلف خیال ہے جو رسالوں، اخباروں، کتابوں میں مذکور ہے۔ کوئی سوا دو سیر۔ کوئی اڑھائی سیر۔ کوئی دو سیر گیارہ چھٹانک بتاتا ہے۔ ایک وزن قائم نہیں کیا گیا۔ اس بارہ میں فیصلہ فرمائیں۔

جواب :۔ صاع مدینہ کا معتبر ہے اور اس کا صحیح اندازہ پانچ رطل اور تہائی رطل ہے۔ اور رطل کا مشہور اندازہ آدھ سیر ہے۔ اس حساب سے صاع دو سیر پختہ انگریزی دس چھٹانک تین تولہ چار ماشے ہوتا ہے اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ صاع کا اندازہ مختلف چیزوں سے لگایا گیا ہے صرف کھجوروں سے اگر صاع کے وزن کا اندازہ کیا جائے تو بھی ایک وزن قائم نہیں رہتا۔ کیونکہ کھجوریں بعض ہلکی ہوتی ہیں۔ بعض وزنی اور بعض بڑی ہوتی ہیں۔ بعض چھوٹی۔ اس وجہ سے وزن میں فرق پڑ جاتا ہے۔ پانچ رطل اور تہائی رطل یہ امام شافعیؒ کا اندازہ ہے جو سلف سے زمانہ قریب میں ہے۔ اس لئے یہی قول راجح ہے۔ رہا صاع عراقی وغیرہ جو امام ابوحنیفہؒ وغیرہم کا قول ہے سو وہ صحیح نہیں۔ کیونکہ احادیث سے ثابت ہے کہ صاع مدینہ کا اور وزن اہل مکہ کا معتبر ہے یہی وجہ ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ کے شاگرد امام ابویوسفؒ نے بھی امام شافعیؒ کے قول کی طرف رجوع کیا ہے اس سے زیادہ اس بارہ میں کہا جا سکتا ہے۔ اس کی تفصیل مولوی عبدالرحیم کے مندرجہ استفسار میں بھی ہو چکی ہے۔ عبداللہ امرتسری روپڑ

صدقۂ فطر نقدی کی صورتیں

سوال:۔ صدقۂ فطر میں نقد قیمت دینا درست ہے یا نہیں۔ اگر درست ہے تو آپ کے پاس اس کی دلیل کیا ہے۔؟

جواب:۔ صدقۂ فطر میں قیمت دینے کا کوئی حرج نہیں۔ بخاری شریف باب العرض فی الزکوٰۃ میں ہے

قال معاذ لاھل الیمن ائتونی بعرض ثیاب خمیص اولبیس فی الصدقۃ مکان الشعیر والذرۃ اھون علیکم وخیر لاصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی حضرت معاذ رضؓ اہل یمن کو کہا کہ بجائے جو اور جوار کے باریک کپڑے اور عام پہننے کے کپڑے صدقہ میں ادا کرو۔ یہ تمہارے لئے آسان ہے اور اصحاب رسول کے لئے زیادہ فائدہ مند۔

اِس روایت میں اگرچہ انقطاع ہے لیکن امام بخاریؒ جیسے محدث کا اس سے استدلال کرنا اس کو تقویت دیتا ہے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقات میں مصرف کی حاجت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے قیمت ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگرچہ یہ روایت زکوٰۃ کے بارہ میں ہے۔ لیکن جیسے صدقۂ فطر میں آیا ہے کہ فلاں فلاں شئے کا صاع دو۔ اِس طرح زکوٰۃ میں ہے۔ فلاں فلاں شئے سے فلاں فلاں شئے دو۔ پس زکوٰۃ میں قیمت کی طرف عدول جائز ہوا۔ تو صدقۂ فطر میں بھی جائز ہوا۔ فرق کی کوئی وجہ نہیں۔ نیز صدقۂ فطر کی غرض حدیث میں یہ آئی ہے کہ اَغۡنُوۡھُمۡ فِیۡ ھٰذَا الۡیَوۡم (دارقطنی) یعنی عید کے دن غرباء کو بے پرواہ کرو۔

اِس سے بھی معلوم ہوا کہ غرباء کی ضروریات کو مدِ نظر رکھ کر غلّہ کے حساب سے نقدی قیمت دی جا سکتی ہے۔ اِس کے علاوہ حضرت معاویہؓ نے نصف صاع گندم کو دوسری اشیاء کے صاع کے برابر قرار دیا اور ظاہر ہے کہ نصف صاع وزن میں تو باقی اشیاء کے صاع کے برابر نہیں۔ لہٰذا مراد قیمت ہوگی۔ اِس سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ غلہ کے حساب سے نقد دینا بھی جائز ہے۔

عبد اللہ امرتسری روپڑی

گندم کا نصف صاع کا تقرر

سوال:۔ صدقۂ فطر گندم کا جو نصف صاع مقرر ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا

یا بسہ میں بیان فرمائیں۔

جواب:۔ بعض حدیثوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نصف صاع کا ذکر آیا ہے (ملاحظہ ہو مشکوٰۃ باب صدقۃ الفطر) مگر ان میں کچھ کلام ہے۔ پوری تسلی بخش نہیں۔ اور بخاری وغیرہ حدیثوں میں تصریح ہے کہ نصف صاع معاویہؓ کی رائے تھی۔ اس وقت سے لوگوں نے اس پر عمل شروع کر دیا۔ ابو سعید خدریؓ اور عبداللہ بن عمرؓ وغیرہم اس کے خلاف رہے۔ پس احتیاط اسی میں ہے کہ گیہوں کا بھی پورا صاع دے تاکہ اختلاف سے نکل جائے۔ ہاں کوئی زیادہ تنگ دست ہو تو شاید خدا اس کا نصف صاع ہی قبول کرلے مگر پوری تسلی نہیں۔ نیز گیہوں کھانے والے کی تنگی کا بھی شبہ ہے کیونکہ جس کو تنگی ہو وہ سستی جنس کی باجرا وغیرہ پر گذارا کرتا ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

عید کا چاند دیکھنے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا

سوال:۔ صدقہ فطر عید الفطر یعنی شوال کا چاند دیکھ کر ادا کرنا چاہیئے یا چاند دیکھنے سے پہلے بھی ادا ہو سکتا ہے۔

جواب۔ مشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن میں بخاری کی حدیث ہے جس میں ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر پر حضرت ابو ہریرہ رضؓ کو پہرہ دار مقرر کیا تھا۔ دو روز چور آتا رہا۔ ابو ہریرہؓ اس کو گرفتار کرتے مگر اس پر ترس کھا کر چھوڑ دیتے۔ تیسرے روز پھر آیا۔ اس سے ابو ہریرہؓ نے سختی کی اور کہا میں تجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا۔ آخر چور نے یہ وظیفہ بتایا کہ رات کو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر شیطان قریب نہیں آئے گا۔ اس پر ابو ہریرہؓ نے اس کو چھوڑ دیا۔

صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہؓ کو کہا کہ تجھے معلوم ہے تین راتوں سے تیری بات کس سے ہو رہی ہے۔ یہ شیطان تھا اور وہ جھوٹا ہے لیکن وظیفہ اس نے ٹھیک بتایا ہے۔

یہ حدیث کا خلاصہ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صدقہ فطر جمع ہوئے کو تین دن یا زیادہ ہو گئے تھے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ جمع ہونا عید سے پہلے تھا کیونکہ صدقہ فطر کی غرض حدیث میں یہ آئی ہے کہ مساکین کو عید کے دن در بدر پھرنے سے مستغنی کر دیا جائے۔ اس لئے حکم ہے کہ صدقہ فطر عید سے پہلے ادا کر دیا جائے۔ تاکہ

مساکین بھی اپنی عید کی تیاری کر کے عید پڑھنے جائیں۔ پس ثابت ہوا کہ چاند دیکھنے سے پہلے صدقہ فطر ادا ہو سکتا ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

نادار اور غریب روزہ دار پر صدقہ فطر کا حکم

سوال:۔ ایک شخص اتنا غریب ہے کہ صدقہ فطر ادا کرنے کی بالکل طاقت نہیں رکھتا۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔؟

عبدالرحمن حصاری

جواب:۔ حدیث میں ہے کہ غنی بھی صدقہ فطر ادا کرے اور غریب بھی ادا کرے۔ غنی کے متعلق فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو گناہ سے پاک کرے گا۔ اور غریب کے متعلق فرمایا کہ گناہ سے پاک ہونے کے علاوہ اللہ تعالیٰ اس کا صدقہ اس سے زیادہ لوٹائے گا جتنا اس نے دیا (مشکوٰۃ باب صدقۃ الفطر) یعنی کسی کے دل میں ڈال دے گا جو اس کو دے جائے گا۔

پس اس حدیث کی رو سے غریب پہلے ہی سے کوشش کرے تاکہ موقع پر ادا کر سکے۔ جس کی بہتر صورت یہ ہے کہ اپنی خوراک سے تھوڑا تھوڑا جمع کرتا رہے اور اگر کوئی بالکل ایسا غریب ہو کہ وہ اپنی خوراک میں فاقہ کشی کرتا ہے تو آیت کریمہ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا کے تحت وہ معذور ہے اور فقہاء نے جو شرط کی ہے کہ صدقہ فطر اس پر ہے جو نصاب زکوٰۃ کا مالک ہو۔ یہ اس حدیث کے خلاف ہے۔ کیونکہ نصاب کا مالک فقیر نہیں، اور اس حدیث میں فقیر کو بھی صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

منقول اخبار تنظیم یکم مارچ ۱۹۶۳ء

مسجد کے خادم پر صدقہ فطر صرف ہو سکتا ہے

سوال:۔ مسجد میں خادم مقرر کئے جاتے ہیں، ان کی پانی ڈالنے۔ میت نہلانے۔ مسجد کی صفائی کی ڈیوٹی ہوتی ہے۔ اس پر ان کو اجرت ملتی ہے۔ شادی۔ موت یا فصل کے موقع پر کچھا ناج اور گھروں میں سے دو وقت روٹی ملتی ہے۔ بعض لوگ عید کے موقع پر ان کو صدقہ فطر دیتے ہیں۔ کیا ان کو صدقہ فطر دینا جائز ہے؟۔

جواب :۔ اُجرت پر میت کو نہلانے کا جو رواج پڑ گیا ہے یہ حدیث کے خلاف ہے۔ حدیث میں ہے کہ زیادہ قریبی آدمی نہلائے۔ اب لوگوں نے بعض ایسے آدمی مقرر کر دیئے ہیں۔ جن کا کام سوائے مردہ نہلانے کے اور کچھ نہیں۔ انا للہ۔ رہی مسجد کی خدمت پانی وغیرہ اُجرت پر بھرنا تو اس کا کوئی حرج نہیں۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے قربانی پر قصاب کی اُجرت اور قرآن مجید کی طباعت و کتابت پر اُجرت۔ ابن عباس ؓ سے کتابت قرآن کی بابت اُجرت کا سوال ہوا تو فرمایا کوئی حرج نہیں۔ وہ نقوش کا عوض لیتے ہیں۔ مشکوٰۃ باب الکسب وطلب الحلال

لیکن صدقہ فطر ان کو اس کے عوض دینا جائز نہیں کیونکہ وہ زکوٰۃ کی طرح الگ فرض ہے۔ کسی شے کی اُجرت نہیں بنتا جو لوگ ان کو صدقہ فطر اس کے عوض دیتے ہیں۔ وہ صدقہ فطر نہیں لگتا۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

۱۰ رجب ۱۳۵۶ھ - ۲۰ ستمبر ۱۹۳۷ء

فطرانہ کا مصرف کونسا بہتر ہے
گاؤں کے لوگ یا اسلامی مدرسہ

سوال :۔ ایک شخص کہتا ہے کہ فطرانہ کے دانے اسلامی مدرسہ کو دینا بہتر ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ گاؤں میں غریبوں کو دینا بہتر ہے۔ پہلا دلیل یہ دیتا ہے کہ گاؤں کے غریبوں کے پاس ایک یا دو یا دس بیگہ زمین ہے۔ مدرسہ کے پاس کوئی زمین نہیں۔ اس کا ثواب زیادہ ہے۔ دوسرا یہ دلیل دیتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ذوی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین۔ جواب قرآن و حدیث سے دیں کہ کس کو دینے میں ثواب زیادہ ہے۔

جواب :۔ اس بارہ میں کئی باتیں دیکھنی چاہئیں۔ ایک یہ کہ گاؤں کے مسکین اگر ایسے غریب ہوں کہ مدرسے بھی غربت میں بڑھ کر ہیں یہاں تنگ کر بھوکے رہتے ہیں تو پھر وہ زیادہ حقدار ہیں۔ ورنہ مدرسہ زیادہ حقدار ہے۔

دوم یہ کہ گاؤں کے مسکینوں کی دینداری کیسی ہے اگر پورے پابند شریعت ہوں تو پھر ان کو کچھ دینا چاہیئے ورنہ نہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ لوگ عشر نہیں دیتے اس لئے مدرسہ غریب رہتا ہے ورنہ مدرسہ بھی امیر ہو جائے

اور گاؤں کے لوگوں کی بھی ضرورتیں پوری ہو جائیں خدا توفیق دے ۔ آمین

عبداللہ امرتسری روپڑی ۱۲ نومبر ۱۹۴۰ء

بچہ کی طرف سے صدقہ ادا کرنے میں کیا حکمت ہے ،

سوال :۔ اسلام میں بچہ کی طرف سے صدقۃ الفطر کیوں فرض ہوا ۔ جب کہ بچہ علاً صیام کا مکلف نہیں ۔

جواب :۔ حدیث میں صدقہ فطر کی دو وجہیں آئی ہیں ۔ روزوں کی طہارت ۔ طعمہ مسکین ۔ دوسری وجہ بچہ کے صدقہ فطر میں جاری ہے ۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

۷ جمادی الاول ۱۳۵۹ھ ۔ ۱۴ جون ۱۹۴۰ء

صدقہ فطر مسجد یا اس کے متعلقات پر صرف ہو سکتا ہے

سوال :۔ کیا صدقہ فطر مسجد کے غسل خانوں اور وضو والی سبیل پر خرچ ہو سکتا ہے ۔

نواب دین ولد احمد دین ساکن لوہے والا ورکاں ضلع شیخوپورہ

جواب :۔ صدقہ غرباء اور مساکین کا حق ہے اور وقف سے امیر غریب سب فائدہ اٹھاتے ہیں ۔ اس لئے صدقہ فطر مسجد اور اس کے غسل خانوں یا وضو والی سبیل پر صرف نہیں ہو سکتا ۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

۱۴ شوال ۱۳۸۳ھ ۔ ۲۸ فروری ۱۹۶۴ء

عید کے دن پیدا ہونے والے بچہ کا صدقہ فطر

سوال :۔ جو بچہ رمضان میں یا عید کے دن پیدا ہو یا مسافر جو کسی کے گھر آیا ہو ان کا صدقہ دیا جائے یا نہیں ؟

جواب :۔ جو بچہ عید کا چاند چڑھنے سے پہلے پیدا ہو ۔ اس کا صدقہ فطر ادا کرنا ضروری ہے ۔ کیونکہ حدیث میں صاف الفاظ ہیں کہ غلام ۔ آزاد ۔ مرد ۔ عورت ۔ چھوٹا ۔ بڑا جو مسلمان ہو سب کی طرف سے صدقہ فطر ضروری ہے

اور دوسری حدیث میں اس کی وجہ یہ بیان فرمائی۔

زكوة الفطر طهرة للصائم من اللغو والرفث وطعمة للمساكين

یعنی صدقۂ فطر روزے کے لئے لغو اور بے ہودہ باتوں سے طہارت اور مساکین کے لئے کھانا

بچہ کی طرف سے صدقۂ فطر کی ایک وجہ ہے مساکین کے لئے کھانا۔ اور بڑے کی طرف سے صدقۂ فطر کی دو وجہیں ہیں۔ ایک روزے کی طہارت، دوسرے مساکین کے لئے کھانا۔ اور جو بچہ عید کے دن پیدا ہو۔ اس پر صدقۂ فطر نہیں۔ کیونکہ فطر کے معنی افطاری کے ہیں وہ افطاری کے بعد پیدا ہوا ہے۔ صدقۂ فطر اس کی طرف سے ضروری ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔

امام احمدؒ کے مذہب کے مطابق ادا کر دیا جائے تو مستحب ہے۔ واجب نہیں ہے۔ جو بچہ پیٹ میں ہو امام احمد رہ اُس کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کرنے کو مستحب کہتے ہیں۔ (نیل الاوطار)

رہا مسافر کا صدقۂ فطر تو وہ خود ادا کرے۔ میزبان پر اُس کا صدقۂ فطر نہیں، بعض لوگوں کو حدیث ادوا صدقة الفطر عمن تمونون سے شبہ پڑتا ہے کہ مہمان یا مسافر کا صدقہ بھی گھر والوں (میزبانوں) کے ذمہ ہے کیونکہ اس حدیث کا معنی ہے صدقۂ فطر اس کی طرف سے ادا کرو جس کی تم سرپرستی کرتے ہو۔ سرپرستی میں مہمان اور مسافر بھی آجاتا ہے کیونکہ ان کا کھانا گھر والوں کے ذمہ ہے لیکن یہ استدلال صحیح نہیں۔ اول تو یہ حدیث ضعیف ہے۔ چنانچہ نیل الاوطار جلد ۴ میں اس کی تصریح ہے۔ دوسرے سرپرستی سے مراد یہ ہے کہ اس کا عیال ہو۔ چنانچہ دوسری روایت میں اس کی جگہ عمن تعول کا لفظ ہے یعنی ان کی طرف سے صدقۂ فطر ہے جو عیال ہوں۔ (دارقطنی)

عبداللہ امرتسری روپڑی ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ

قربانی کا بیان

قرض یا ادھار لے کر قربانی کرنا

سوال: قربانی کا جانور اُدھار لے کر قربانی کریں تو جائز ہے یا نہیں۔ منیر الدین احمد